

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کی مطبوعات

مقاصد کی روشنی میں ایک جائزہ

— احمد حسن —

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اس کی بنیاد اسلام پر ہے اور اس کے دستور میں واضح طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ ملک میں کوئی قانون کتاب و سنت کے خلاف نہیں بنے گا۔ اور جو قوانین پہلے سے چلے آ رہے ہیں انہیں کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے گا۔ قیام پاکستان کے بعد حکومت کے سامنے دو اہم مقاصد تھے ایک اسلامی بنیادوں پر ٹھوس اور متوازن معاشرہ کا قیام، دوسرا عصر جدید کے چیلنجز کا اسلامی مفکر ذہن کے ساتھ جواب دینا، یہ دونوں کام اگرچہ نہایت کٹھن تھے ان کی تکمیل کے لئے تدریج مختلف ادقات و مراحل میں قدم اٹھایا گیا۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے کوشش برابر جاری ہے۔

تعمیر کے بعد پاکستان میں بے شمار دینی مدارس اور دارالعلوم کھولے گئے اور ایسے ہی بعض مشہور مدارس پہلے ہی یہاں موجود تھے، ان میں دینی قیلم تمام تر پرانے طرز پر ہوتی ہے۔ دینی قیلم کے سلسلے میں اگر ان پر ہی اکتفا کر لیا جاتا تو دینی ذہن ایک طرف ترقی تک محدود ہو کر رہ جاتا۔ اور دوسری طرف عصری تقاضوں سے پیدا ہونے والے مسائل کا کوئی حل نہ ملتا اور قدیم و جدید کے درمیان جو طغیائی حالت ہے وہ وسیع تر ہوتی جاتی۔ اس صورت حال میں یہ ضروری تھا کہ قدیم طرز کے دینی مدارس کے پہلو پہ پہلو اس قسم کے علمی و تحقیقی ادارے کھولے جائیں۔ جہاں اسلامی ذہن کے ساتھ جدید خطوط پر مختلف علمی موضوعات پر تحقیق کی جائے اور مغربی تہذیب کے تجربے میں جدید ذہن میں اسلام کے بارے میں اٹھنے والے سوالات کا عقلی و سائنسی بنیادوں پر جواب دیا جائے۔ اور جدید مسائل کے بارے میں کتاب و سنت کی روشنی میں اسلامی نقطہ نظر پیش کیا جائے۔

اس صورت کے پیش نظر ۱۹۶۶ء میں حکومت پاکستان نے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی قائم کیا۔ اور ابتدا ہی سے دستور پاکستان کی ایک دفعہ کے تحت اس کو تحفظ دیا گیا۔ اس میں یہ مراحت کی گئی کہ اسلامی تحقیقات اور اعلیٰ سطح پر اسلام کے مطالعہ کی غرض سے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا۔ تاکہ وہ خالص اسلامی بنیادوں پر اسلامی معاشرہ کے قیام

میں مدد دے سکے۔ اس ادارہ کے یہ مقاصد متعین کئے گئے۔

۱۔ ”اسلام کی بنیادی تعلیم کو عقلی اور آزادانہ فکری پیرایہ میں پیش کرنا۔ اور منجملہ اور چیزوں کے اسلام نے انسانی اوقات، رہاؤں اور معاشرتی اوضاع کے جو بنیادی اصول بتائے ہیں ان پر خاص کر زور دینا۔“

۲۔ اسلامی تعلیمات کی ایسی تعمیر کرنا کہ جدید زمانہ کی عقلی اور سائنسی ترقی کے پس منظر میں اس کا تخلیق اور فعال کردار واضح ہو سکے۔

۳۔ انسانی فکر، سائنس اور ثقافت کی ترقی میں اسلام نے جو کچھ کہا ہے اس کی اس طرح تحقیق کرنا کہ مسلمان ان علوم و فنون میں ممتاز جگہ لے سکیں۔

۴۔ اسلامی تاریخ، فلسفہ، قانون، فقہ اور اصول فقہ میں خصوصی تحقیقات کا انتظام کرنا۔“

(ماخوذ از فکرو نظر، اپریل ۱۹۶۸ء)

ادارہ کے قیام کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ملکی قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنانے میں حکومت

کی مدد کی جائے۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے اسلامی علوم و فنون پر تحقیقاتی کتابیں تصنیف کی گئیں، تفسیر، حدیث، اصول

فقہ، کلام، تاریخ، لغتوں، فلسفہ، قانون، سیاست پر عربی، انگریزی اور اردو تینوں زبانوں میں کتابیں

شائع ہوئیں۔ ادارہ کے دینی لٹریچر کا اثر یہ ہوا کہ اسلامی ذہن میں تازگی پیدا ہوئی۔ وہ جمود کا شکار ہونے سے

بچ گیا۔ اور اس نے نئے دینی انکما رپیشیوں کے مسلمانوں کے سامنے فکری نئی راہیں کھول دیں۔ ادارہ کی تصانیف

قدیم و جدید علوم کا ایک حسین امتزاج ہیں۔ قدیم کون سے رنگ میں پیش کیا گیا۔ اور جدید کا قدیم کی روشنی میں جائزہ

لیا گیا۔ بلاشبہ ادارہ کی تجدیدی سرگرمیوں کو بعض علماء نے ناپسند کیا۔ تاہم اس سے تاثر و رد نائدہ ہوا کہ عصری

تقاضوں کے نتیجہ میں جو جدید مسائل درپیش ہیں ان پر غور و فکر کا احساس علماء اور دانشوروں میں پیدا ہونے لگا۔

ادارہ کے علمی کاموں کو ہم تین شعبوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اصل تحقیقی تصانیف، مٹھوس و مفید علمی

کتابوں کے ترجمے، قدیم عربی مخطوطات کی اشاعت، ادارہ نے اس مختصر سی مدت میں تینوں ہی شعبوں میں کافی کام کیا

تحقیق کے جدید طریقوں کو پورے طور پر کام میں لاتے ہوئے شعبہ تحقیق میں متعدد اسکالرز کو اپنی شانے کیسے

منہاجیات اسلام، قرآن کا نظریہ تاریخ، ابن تیمیہ کا نظریہ سیاست، قانون طلاق، اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ

الکندی اور مجموعہ قوانین اسلام اس شعبہ کی اہم مطبوعات ہیں، ایرانی عالمی قوانین، رسالہ تفسیر، کتاب الاموال

الجواب الکافی، رسالہ شافی، اسلامی اندلس میں کتب خانے اورش لعین کتب شعبہ ترجمہ کی ممتاز نشریات ہیں۔ امام قشیری کے تین نایاب رسائل، امام لرزی کی کتاب النفس والروح، امام طحاوی کی انقلاب الفقہاء اورنہان بن محمد کی تاریخ بصرہ شعبہ تحقیق مخطوطات کے چند نادار نمونے ہیں۔
ذیل میں ہم ادارہ کی جلد مطبوعات کا مختصر تعارف کراہیں گے۔

شعبہ تحقیق

ISLAMIC METHODOLOGY IN HISTORY

منہاجیت اسلام تاریخ کے آئینے میں

از ڈاکٹر فضل الرحمن

مطبوعہ ۱۹۶۵ء
صفحات ۲۰۸

قرآن، سنت، اجتہاد اور اجماع صرف فقہ کے اصول اور لہجہ نہیں بلکہ تمام فکر اسلامی کی اساس بھی یہی چار اصول ہیں۔ تاریخ اسلام بالخصوص اس کے قرون اولیٰ میں ان اصولوں کا کیسے اطلاق کیا گیا اور مختلف حالات و زمانوں میں ان کے تحت انکار اسلامی کیسے ارتقا پذیر ہوتے رہے۔ یہ ہے اس کتاب کا موضوع۔

قرن اول میں سنت، اجتہاد اور اجماع سے کیا مراد ہے نیز سنت کیا ہے اور حدیث کیا؟ کتاب میں اس بنیادی مسلک پر عالماذ اور عقائد نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے، فکر اسلامی کے ابتدائی تشکیلی دور کے تیزرات پر بھی حاکم کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اجماع پر بھی بڑی تفصیل سے بحث ہے۔

یہ کتاب اسلامی انکار کے مطالعہ کا ایک نیا باب واکرتی ہے۔ اس میں فکر اسلامی کے ارتقا کو ایک ایسے نقطہ نظر سے دیکھا گیا ہے جو تاریخی شعور کا حامل اور تعمیری امکانات کی راہ سمجھانے والا ہے۔

THE QUR'ANIC CONCEPT OF HISTORY

قرآن کا منظر یہ تاریخ

از پروفیسر مظہر الیہ صدیقی

صفحات ۲۳۸

مطبوعہ ۱۹۶۵ء

قرآن کریم نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قوموں کے عروج و زوال کے سلسلے میں جن تاریخی عوامل و محرکات کا بار بار ذکر کیا ہے، یہ کتاب ان ہی اصولوں کی روشنی میں تاریخی تسلسل کے فلسفہ کا تعین کرتی ہے۔

اس میں ان طبقات و درجہ ذوال کا عمل تجزیہ کیا گیا ہے جنہوں نے نوامیس الہی کی اطاعت سے انکار کیا اور اس کے نتیجے میں مصفّر سہتی سے نیست و نابود کر دی گئیں۔

کتاب میں ان عوامل سے بھی بحث کی گئی ہے جو قرآنی نظریہ کے مطابق کسی قوم کو استحکام کی طرف لے جاتے ہیں اور جن کا فقدان زوال اور ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ مصنف نے اپنے نتائج کے لئے معسرین کرام کی آراء کو اساس بنایا ہے۔ کتاب میں ان قدیم اقوام کے معتقدات اخلاقی و اقدار و افکار پر قدرے تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ جن کا تذکرہ قرآن میں بار بار آیا ہے۔ علاوہ ازیں مصنف نے قرآن کے نظریہ تاریخ کا موجودہ فلسفہ نئے تاریخ سے جنہیں ماکس، ٹائٹن بی اور اسپنگلر نے پیش کیا ہے۔ موازنہ کیا ہے اس موضوع پر انگریزی میں اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔

CONCEPT OF MUSLIM CULTURE IN IQBAL

اسلامی ثقافت اقبال کی نظر میں

از پروفیسر مظہر امین صدیقی

صفحات ۱۲۲

مطبوعہ ۱۹۶۰ء

اس کتاب میں علامہ اقبال کے چھ مشہور لکچروں تشکیل جدید الہیات اسلامی میں سے بعض اہم لکچروں کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے، عقلیت، تصوف، اسلامی جمہوریت، اجتہاد، اور قانون سازی کے بارے میں اقبال کے افکار و نظریات کا تفصیل جائزہ لیا گیا ہے۔

THE EARLY DEVELOPMENT OF ISLAMIC JURISPRUDENCE

صدر اسلام میں اصول فقہ کا ارتقاء

از احمد حسن

مطبوعہ ۱۹۶۰ء ، صفحات ۲۳۲

اس کتاب میں پہلی اور دوسری صدی ہجری میں اصول فقہ کے ارتقاء پر بحث کی گئی ہے۔ رسالہ شافعی کو اصول فقہ کی پہلی کتاب سمجھا جاتا ہے۔ مصنف نے رسالہ شافعی کی تصنیف سے پہلے اولاد کے کتاب سنت اجماع، تیاس کے ابتدائی تقورات، ان کے درمیان باہمی ربط، ان کا تدریجی متروک نما، ان کی تشکیل اور امام شافعی سے پہلے متبادلات احکام میں ان کے استعمال پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب کی بنیاد

امام مالک، ابو یوسف، محمد بن الحسن شیبانی اور امام شافعی کی فقہی تصانیف پر ہے۔ کتاب کے چند ابواب پر ہیں، اصطلاح فقہ کا مفہوم، قدیم فقہی مکاتب، کاخذ فقہ، اصول نسخ، قرن اول میں سنت کا تصور، رائے قیاس اور استحسان، صدر اسلام میں اجماع کا تصور اور امام شافعی اور اصول فقہ، شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی کی طرف سے اس کتاب پر مصنف کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی۔

THE MUSLIM LAW OF DIVORCE

طلاق کا اسلامی قانون

قاضی ناصر الدین احمد

مطبوعہ ۱۹۷۲ء ، صفحات ۱۱۰۸

اس کتاب میں اسلام میں طلاق سے متعلق جملہ مسائل و قوانین پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ طلاق کی تفریق، اہلیت، اقسام، ایلا، ظہار، خیار، بلوغ، تقویض، خلع، تحکیم، کفو، لعان، مفتوح و الخیر، ازداد، دار الحرب، دارالاسلام، ایسے امراض جن کی بنا پر طلاق دی جاسکتی ہے، مسیحی، منہد، نیز انگریز و امریکی قوانین طلاق سے اسلامی قوانین کا موازنہ، نفقہ، ساویاز، برتاؤ، عدت، نسب، اقرار، خلوت صحیح، بلوغ، یہ کتاب کے چند اہم مباحث ہیں۔ طلاق سے متعلق جملہ مسائل و قوانین بیان کرتے ہوئے شیخہ سنہ فقہ کی مستند کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ سنی فقہ میں چاروں ائمہ کا مسلک اور ان کے دلائل دیئے گئے ہیں۔ جابجا بے شمار عدالتی فیصلے و قانونی نظائر کے حوالے بھی درج ہیں۔ موضوع کے اعتبار سے انگریزی میں لکھی گئی یہ کتاب مغز و اہمیت کی حامل ہے۔ انگریزی زبان میں اس موضوع پر ایسی جامع کوئی دوسری کتاب موجود نہیں۔

THE POLITICAL THOUGHT OF IBN TAYMIYAH

امام ابن تیمیہ کے سیاسی افکار

ازپروفیسر قمر الدین خان

مطبوعہ ۱۹۷۳ء ، صفحات ۲۱۹

اس کتاب میں امام ابن تیمیہ کے سیاسی افکار سے بحث کی گئی ہے۔ آغاز کتاب میں تمہید کے طور پر

اسلامی نظریہ سیاست اور اس کے ارتقار پر مصنف نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ کتاب کے ابواب یہ ہیں، ابن تیمیہ کی سوانح حیات، اسلامی ریاست کی ابتدا اور اس کی نوعیت، عہد نبوت میں ریاست کا تصور، خلافت اور ریاست کا عام تصور۔

AL-KINDI

الکندی

ازڈاکٹر جارج ابن عطیہ

صفحات ۲۷۲

مطبوعہ ۱۹۶۶ء

عرب فلسفی الکندی کے فلسفہ پر ایک مبسوط اور جامع تعریف ہے۔ اس میں الکندی کے مختلف فلسفیانہ افکار کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز متاخر دور میں اسلامی فلسفہ پر اس کے جو اثرات مرتب ہوئے مصنف نے ان پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ کتاب میں الکندی کی تصانیف پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں الکندی کے اقوال کا عربی متن اور انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔

ISLAMIC JURISPRUNDENCE AND THE RULE
OF NECESSITY AND NEED

اصول فقہ میں ضرورت و مصلحت کی حیثیت

ازڈاکٹر محمد مصلح الدین

صفحات ۶۹

مطبوعہ ۱۹۷۵ء

اصول فقہ و بالخصوص قرآن میں مصلحت و ضرورت کی حیثیت و اہمیت کیا ہے۔ اس کتابچہ میں اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز امتحان، مصالح مرسلہ، استدلال اور استحباب وغیرہ اصول بھی ذکر کرتے ہیں اور مصنف نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہم اپنے زمانے میں بدلتے ہوئے حالات میں نئی ضروریات کے پیش نظر ان اصولوں سے کس طرح کام لے سکتے ہیں۔

مجموعہ قوانین اسلام (ج ۱-۴)

از ڈاکٹر تنزیل الرحمان

ان ممبروں میں احکام قانونی کو جدید انداز میں مرتب کر کے شرح و بسط کے ساتھ ان کے ماخذ اور اثرات و نتائج سے بحث کی گئی ہے۔ ساتھ ہی ہندوستان کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلہ جات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ اسلامی قوانین کی ضابطہ بندی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ دراصل یہ اس تحریک کی ایک کڑی ہے جو پچھلی صدی میں ترکی میں خلافت عثمانیہ کے زیر اثر شروع ہوئی تھی اور جو معر شام، مراکش، تیونس، اردن اور عراق وغیرہ میں کافی آگے بڑھ چکی ہے۔

اس کتاب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملک میں اسلامی قانون کی ضابطہ بندی کی تحریک کو علمی بنیادوں پر منظم کر کے حکومت کے لئے اہم اسلامی قوانین کا ایک خاکہ فراہم کیا جائے۔ جو اسلامی قانون سازی میں مدد و معاون ثابت ہو، یہ کتاب معتقدہ دکھار اور عام تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مفید ہے۔ اب تک اس سلسلہ کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں :

جلد اول: نکاح، مہر، نفقہ، مطبوعہ ۱۹۶۵ء - صفحات ۳۴۰

جلد دوم: قانون طلاق - مطبوعہ ۱۹۶۷ء - ص ۳۸۲

جلد سوم: قوانین نسب اولاد، حضانت

نفقہ اولاد، آبا و اجداد، مہر و وقف - مطبوعہ ۱۹۶۹ء ص ۲۵۲

جلد چہارم: قانون وصیت - مطبوعہ ۱۹۷۳ء - ص ۳۶۰

ادارہ کی جانب سے ڈاکٹر تنزیل الرحمان کے ساتھ اس کتاب کی تصنیف میں ایک جمید عالم دین و فقیہ مفتی امجد العلی صاحب معاون کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب دو ماہرین فقہ و قانون کی مشترک سعی کا نتیجہ ہے۔

تقیوم تاریخی

از مولانا ستیہ عبدالقدوس ہاشمی

صفحات ۳۵۲

مطبوعہ ۱۹۶۵ء

یہ کتاب جبری اور عیسوی سنین کے مابین ایک تقابلی تقیوم (جستری) ہے۔ افادیت میں اضافہ کے لئے

بعض مشہور اسلام کی ذمیت اور تاریخ اسلامی کے مشہور واقعات کی تشریح بھی کر دی گئی ہے تاکہ اہل علم کو ذمیت اور واقعات کے صحیح ادوات کی تلاش میں دوسری بہت سی کتابوں کی ضرورت پیش نہ آئے۔ تاریخ اسلام کی قدیم متنہ کتابیں ہجری سنین پر مرتب کی گئی ہیں ان کتابوں میں کسی خاص واقعہ یا کسی خاص شخصیت کی ذمیت کا سال بیان مشکل ہے۔ یہ تقویم تاریخی آپ کو اس واقعہ کا سال اور مہینہ بتا دے گی۔ اور بڑی تاریخ کی کتابوں میں ہے اس سال کے حادثہ واقعات آپ دیکھ سکتے ہیں۔

تقابلہ جنتری کا طریقہ اور حساب وہی ہے جو مشہور جزم جنتری دستخطہ کا ہے۔ ہجری مہینے کی پہلی تاریخ کو کسی عیسوی سن کی کیا تاریخ اور ہفتہ کا کونسا دن تھا اس میں بتایا گیا ہے۔ اگر ہجری تاریخ معلوم ہو تو عیسوی تاریخ اور اگر عیسوی تاریخ معلوم ہو تو ہجری تاریخ اور دن معلوم کرنے کے لئے بھی آپ اس کو آسان اور کارآمد پائیں گے۔ یہ تقویم اس سے منسلک ہے۔

اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ

ڈاکٹر مظہر بق

مطبوعہ ۱۹۷۳ء صفحات ۵۱۸

اصول فقہ کے بابے میں شاہ ولی اللہ کے انکار اور نظریات ان کی بشمار تصانیف میں بھرے پڑے ہیں مصنف نے اہتمامی کاوش اور جانفشانی سے ان کو اس کتاب میں اصول فقہ کی کتابوں کی ترتیب پر بھیجا کر دیا ہے۔ اور ان کا مفصل تجزیہ پیش کیا ہے۔ نیز اصول فقہ کے تمام اہم مسائل پر اصول فقہ کی قدیم کتابوں کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اردو زبان میں اپنے موضوع پر یہ ایک ٹھوس علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے۔ شعبہ عربی جامعہ کراچی کی طرف سے مصنف کو اس مقالہ پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں اسلامی نظام عدل گستری

اوپر ونیسر محمد عبد الحفیظ صدیقی

مطبوعہ ۱۹۶۹ء صفحات ۲۲۲

اس کتاب میں مصنف نے اسلام میں عدل گستری کے اصولوں کا تفصیل جازہ پیش کیا ہے، نیز عہد نبوت

خلافت راشدہ، اموی اور عباسی دور کے حکم قضا، ان کے درانی اور فوجداری قسم کے مقدمات، عہدہ قضا اور عہدہ انتظام کی تفصیلات اور نظام پر مفصل گفتگو کی ہے۔ سلطنتِ دہلی کے حکم قضا اور سلاطینِ دکن کے حکم عدل پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مصنف نے تاریخ قضا بیان کرنے میں انتہائی تحقیق و تفحص سے کام لیا ہے۔

نظامِ زکوٰۃ اور جدید معاشی مسائل

از: محمد یوسف گوریہ

صفحات ۱۵۸

مطبوعہ ۱۹۷۲ء

اس کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلامی ریاست میں زکوٰۃ کی وصولی حکومت کا حق ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد یکایک، معاشی غلامی، جہالت، اور بیماری کے ممکنہ اثرات کو مٹا دینا اور مطالبہ مسلمانوں کا حق ہے۔ اسلامی حکومت کو اگر مسلمان زکوٰۃ ادا کریں تو وہ مزاکے مستحق ہونگے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد اگر حکومت مسلمانوں کے مسائل حل نہ کرے تو وہ عند اللہ و عند الناس مسدول ہونگی۔ کتاب کے چند اہم ابواب یہ ہیں: زکوٰۃ کی ادائیگی و وصولی کا مسئلہ، زکوٰۃ کے سلسلے میں حکومت کی ذمہ داریاں، مسئلہ بیکاری اور اس کا حل، معاشی غلامی کا حل، موجودہ معاشی غلامی اور اس کا حل، تعلیم و صحت کا نظام زکوٰۃ سے تعلق۔

اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام

از: رفیع اللہ شہاب

صفحات ۱۵۷

مطبوعہ ۱۹۷۳ء

زمانہ جدید کی اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام کن خطوط پر چلایا جائے گا اس موضوع پر مصنف کی نظر میں کوئی کتاب موجود نہیں ہے تاہم اس موضوع پر مراد سینکڑوں کتابوں میں کچھ ایڑا ہے۔ اس کو مصنف نے زمانہ جدید کے تقاضوں کی روشنی میں گہرے مطالعہ کے بعد مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کے مباحث یہ ہیں: اسلام کے معاشی مقاصد، ٹیکس کی تعریف اور اس کے مقاصد، قبل از اسلام کا مالیاتی نظام، عہدِ نبوی کا مالیاتی نظام، خلافت راشدہ، اموی اور عباسی دور میں معاشی کی حیثیت، ہندو پاک میں مسئلہ ملکیت زمین، نظام زکوٰۃ، زکوٰۃ کے علاوہ ٹیکس، زکوٰۃ کے علاوہ اسلامی ریاست کی آمدنی، سرمایہ کی تعریف اور سود، اسلامی مالیات کے مثبت نتائج۔

الدراہ فی اصول الحدیث

از: مفتی امجد العلی

صفحات ۲۵۶

مطبوعہ ۱۹۶۶ء

اردو زبان میں اصول حدیث پر معدود چند کتابیں لکھی گئی ہیں اس لحاظ سے اس موضوع پر یہ کتاب بیش بہا

علمی اضافہ ہے۔ اس میں وہ تمام اصول حدیث جمع کر دیئے گئے ہیں جو علم اصول حدیث میں نوادر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور محدثین و سلف کی کتابوں میں متفرق طور پر پائے جاتے ہیں۔

شعبہ تالیف و ترجمہ

FAMILY LAWS OF IRAN

ایران کے عائلی قوانین (فارسی سے انگریزی ترجمہ)

از: ڈاکٹر سید علی رضا نقوی

مطبوعہ ۱۹۶۱ء : صفحات ۳۱۷

اس کتاب میں ایران میں عائلی قوانین کا جو ۱۹۲۸ء میں نافذ ہوئے تھے مفصل تجزیہ پیش کیا گیا ہے، ایرانی عائلی قوانین کا جو اصل میں فارسی میں تھے ماہانہ انگریزی ترجمہ کر کے ان کا پاکستان کے عائلی قوانین کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔

کتاب النفس و الروح

از: امام فخر الدین رازی

(انگریزی ترجمہ)

IMAM RAZI'S 'ILM AL-AKHLAQ

مترجم: ڈاکٹر محمد حسین معصومی

مطبوعہ ۱۹۶۹ء : صفحات ۳۳۲

فلسفہ کی دقیق اصطلاحات کا انگریزی میں ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ ڈاکٹر معصومی صاحب نے اس

کتاب کے مخطوطہ کو ریڈ کر کے، انتہائی محنت جانفشانی اور تحقیق سے اس نادر عربی فلسفیانہ کتاب کو انگریزی

کا جامہ پہنایا ہے۔

INTERNATIONAL ISLAMIC CONFERENCE

(جامعہ دہرتب)

ڈاکٹر معین الدین احمد خاں

مطبوعہ ۱۹۶۸ء، صفحات ۱۴۹

فروری ۱۹۶۵ء میں ادارہ کی جانب سے نزولِ قرآن کے سلسلہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی اس میں اردو عربی اور انگریزی زبان میں قرآن مجید سے متعلق مقالے پیش کئے گئے۔ یہ کتاب منتخب انگریزی مقالوں کا مجموعہ ہے اس میں اخلاق، اسلامی وحدت، نشاۃ ثانیہ، نظریہ تخلیق، مقام عقل، اور اسلام کے سماجی نظام پر مشتمل مقالے جمع کر دیئے گئے ہیں۔

ابو عبیدہ اسم بن سلام کی کتاب الاموال (دو جلدیں)

(عربی سے اردو ترجمہ) عبدالرحمن طاہر سواتی

مطبوعہ دسمبر ۱۹۶۸ء، صفحات: ج ۱-۲، ۲۳۵، ۲۴۸

امام ابو عبیدہ متوفی ۲۲۴ھ کی یہ تصنیف اسلامی مملکت کے سرکاری خزانہ میں داخل ہونے والی تمام آمدنیوں اور ان کے اخراجات سے متعلق جملہ تفصیلات پر مشتمل ہے۔ یہ عظیم تصنیف دو حصوں پر منقسم ہے، پہلا حصہ ان تمام آمدنیوں سے متعلق ہے جو اسلامی مملکت کے بیت المال میں غیر مسلموں سے حاصل ہوتی تھیں، اسلامی مملکت میں غیر مسلم رعایا کے حقوق ان کی آڑو دایاں اور ذمہ داریاں، اسلامی حکومت کے غیر مسلم ریویس حکومتوں کے ساتھ تعلقات نیز بیرونی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات، درآمد، برآمد، محصول وغیرہ پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں عہد نبوی اور خلفائے راشدین کے دور کے تقریباً دو صدیوں تک اس بارے میں مسلمانوں کا جو بھی عمل تھا اس کو ابو عبیدہ نے نہایت متمدن ذرائع سے بیان کیا ہے۔

دوسرے حصہ میں زکوٰۃ و صدقات سے متعلق وہ گرفتہ مواد یکجا ملے گا۔ جو بہت سی کتابوں میں بکرا ہوا ہے۔ ہر سلسلے سے متعلق احادیث، آثار اور فقہاء کے اقوال مذکور ہیں، ابو عبیدہ نے اپنی تنقیدی رائے اور اچھوتا محاکمہ بھی دیا ہے۔

اردو زبان میں زکوٰۃ کے موضوع پر یہ کتاب نہایت مبسوط، جامع و مستند اضافہ ہے۔ اس، سیرا،

مسائل کو سمجھنے میں صحیح رہنمائی ملتی ہے۔

کتاب کے شروع میں سو مرتبہ صاحب نے ایک مبسوط مقدمہ سپرد قلم کیا ہے۔ یہ مقدمہ ایک طرف تو اہل علم کو نقد و نظر کا موقع فراہم کرتا ہے، دوسری طرف ملک کے اربابِ حل و عقد کو موجودہ معاشی نا انصافی دور کرنے کے لئے نظام صدقات و زکوٰۃ پر غور و فکر کرنے اور اسے رائج کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

IJMA AND THE GATE OF IJTIHAD

اجماع اور باب اجتہاد
از: کمال فاروقی

مترجم پروفیسر مظہر الدین صدیقی

مطبوعہ ۱۹۶۵ء، صفحات ۲۲

کمال فاروقی صاحب کی انگریزی کتاب IJMA AND THE GATE OF IJTIHAD

کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ اس کتابچہ میں قدیم فقہی نظریہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور اس قدیم نظریہ پر مصنف نے تنقید کرتے ہوئے بعض مجتہدانہ مشورے دیئے ہیں۔ ان کے خیال میں امت کے نئے مسائل کے لئے حل تلاش کرنا، اور قدیم اجماعی فیصلوں پر نظر ثانی کرنا اور حاضر میں نہ صرف جائز بلکہ امت پر واجب ہے۔ مصنف نے اصولی اجماع کو سادہ، کلی اور صریح میں تقسیم کیا ہے اور ان قسموں کی تفصیلات بتائی ہیں۔

دو اے ثانی

ابن قیم کی الجواب الکافی کا اردو ترجمہ

مطبوعہ ۱۹۷۱ء : صفحات ۲۶۳

مترجم : ابوالسلا محمد اسماعیل گودھری، تصحیح مولانا عبدالقدوس ہاشمی

الجواب الکافی لمن سأل عن الدوار الثانی فی ابن قیم الجوزیری متوفی ۷۵۰ھ کی ایک مختصر مگر نہایت ہی مقبول کتاب ہے۔ کتاب کا موضوع یہ ہے کہ ایک انسان کیوں دینی و اخلاقی خرابیوں میں گرفتار ہو جاتا ہے اور پھر اس کے نفسی اور خارجی اثرات اس کی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس موضوع کو امام ابن قیم نے ایک مسلمان عالم کے نقطہ نظر سے پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور تزکیہ، نفس، اصلاح اخلاق اور تصحیح اعمال و عادات کے عملی طریقے بڑے دلنشین انداز میں بیان کئے ہیں۔

خطبہ بتوک ۵

(اُردو ترجمہ مع شرح)

از: مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی

مطبوعہ ۱۹۷۲ء صفحات ۶۵

غزوہ بتوک عہد نبوت کا آخری غزوہ ہے اس غزوہ میں آپ ماہِ ربیعِ ثانی ۹ھ میں تین ہزار صحابہ کو لے کر تمام بتوک تشریف لے گئے۔ اور بس دن تک قیام پذیر رہ کر واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ اس غزوہ میں جنگ نہیں ہوئی تھی۔ بتوک میں قیام کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا تھا یہ خطبہ پچاس مختصر فقرات پر مشتمل ہے لیکن ہر فقرہ پندرہ یا ستر فقرات کی بلوغت کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی جہم کتب خانہ ادارہ نے اس کا اردو ترجمہ مع تشریح کیا ہے، یہ ترجمہ بالاقساط فکر و نظر میں شائع ہوتا رہا۔ اور بعد میں ادارہ کے سریشی نظرائں کو کئی شکل میں پیش کیا گیا۔

اسلامی انڈس میں کتب خانے اور شائقین کتب

(عربی سے اُردو ترجمہ) مترجم: احمد خاں، نائب جہم کتب خانہ ادارہ

مطبوعہ ۱۹۷۲ء، صفحات ۷۹

اسپین میں پچھلی صدی کے اواخر اور اس صدی کے اوائل میں مسلمانوں کے علمی و ادبی کارناموں پر تحقیق کرنے والا ایک مستشرق خویان ریبر (۱۹۲۴-۵۸) گزرا ہے۔ اس نے تمام عمر وہاں کے مسلمانوں کے علمی و ادبی کارناموں پر تحقیق کی اور سائنس میں صرف کی۔ اس نے سر قسط کے طبی اور سائنس علوم کے کالج میں "انڈس میں مسلمانوں کے کتب خانوں اور شائقین کتب کے موضوع پر ایک پیکر دیا تھا۔ اس مقالہ کی ندرت مزدورت اور اہمیت کے پیش نظر محمد المخطوطات العربیہ کے مجلہ (مئی ۱۹۵۸، دسمبر ۱۹۵۹) میں اس کا عربی ترجمہ جمال محمد حمر نے شائع کیا۔ اصل زبان میں مقالہ دستیاب نہ ہو سکا۔ اس لئے عربی سے ہی اس کا اردو ترجمہ مع تصحیح حوالہ جات شائع کیا گیا۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ انڈس کے مسلمانوں کے پاس کیا گراں قدر علمی ذخیرہ تھا۔ اور معوق غرناط کے بعد اس کے کس طرح ندرتیں اور دریا برد کروا گیا۔

رسالہ قشیریہ (اردو ترجمہ)

امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری

مترجم : ڈاکٹر میر محمد حسن

صفحات ۹۲۳

مطبوعہ ۱۹۷۰ء

یہ کتاب تصوف میں اہمات کتب میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں تصوف اپنے اصلی اور صحیح رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ مسائل تصوف کو سمجھنے کے لئے یہ ایک مفید اور اہم کتاب ہے۔ کتاب کے شروع میں ناضل مترجم نے ایک مبسوط مقدمہ سمجھا کر پیش کیا ہے جس میں امام قشیری کے حالات، مسائل تصوف اور اس کتاب کے بارے میں مفصل معلومات جمع کر دی ہیں۔

کتاب الرسالہ (اردو ترجمہ)

مترجم مفتی امجد العلی

مطبوعہ ۱۹۶۸ء ۴ صفحات ۳۵۲

اصول فقہ و حدیث میں امام شافعی کی حرکت اللارام کتاب الرسالہ کا یہ سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ ہے۔ اس میں امام شافعی نے کتاب و سنت کی اتباع کو فرض ثابت کرتے ہوئے ان دونوں سے استدلال کے اصول انتہائی وضاحت سے بیان فرمائے ہیں اور استدلال کے طریقوں کو واضح کرنے کے لئے مثالیں پیش کی ہیں۔ یہ کتاب ذمہ من اصول فقہ کی پہلی کتاب ہے بلکہ اصول حدیث میں بھی اس سے پہلے کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔

تاویلات اہل السنۃ

از امام ابو منصور محمد بن محمد ماتریدی، تفسیر سورۃ الفاتحہ (اردو ترجمہ)

مترجم ڈاکٹر محمد معین حسن معصومی

صفحات ۵۲

مطبوعہ ۱۹۷۱ء

امام ابو منصور ماتریدی کی متکلمانہ تفسیر تاویلات اہل السنۃ کی پہلی جلد جو حصہ ہوا مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے ایک حصہ سورۃ الفاتحہ کی تفسیر کا اردو ترجمہ شائقین کے انادہ اور کتاب کی اہمیت کے پیش نظر ادارہ سے شائع کیا گیا۔

شعبہ تحقیق سے عربی مخطوطات

الافروڈیسی، رسالۃ الاسکندر الافروڈیسی فی الرد علی جالینوس فیما طعن

THE REFUTATION BY ALEXANDER OF APHRODISIAS OF
GALEN'S TREATISE ON THE THEORY OF MOTION

تحقیق و ترجمہ: پروفیسر نکولس کشیر پروفیسر میکائیل مارمورا

مطبوعہ ۱۹۶۹ء : صفحات ۱۷۸

اسکندر افروڈیسی دوسری صدی عیسوی میں یونان کا ایک مشہور فلسفی گزارا ہے اس نے ارسطو کی کتابوں کی شرحیں لکھیں تھیں۔ مسلمانوں نے بھی اس کے فلسفے سے اعتنا کر لیا۔ ابن سینا نے متاخرین یونانی فلسفیوں میں اس کو بہت اہم شمار کیا ہے۔ انی
رشد نے اس کے فلسفے پر تنقید کی۔ افروڈیسی اور جالینوس معاصر تھے اور ان کے درمیان علمی جنگ تھی۔ افروڈیسی نے
جالینوس کے متعدد نظریات پر تنقید کی۔ ان میں ایک حرکت کا نظریہ بھی تھا۔ افروڈیسی نے عربی تراجم اسکوریال کے
کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔ پروفیسر کشیر و مار مورا نے اس کے اس رسالہ (حرکت) کو ایڈٹ کیا۔ اور ساتھ ہی اس کے
ایک مبسوط مقدمہ اور رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا ہے۔ فلسفہ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ ایک نہایت مفید
علمی کام ہے۔

الرسالۃ القشیریہ

امام ابوالقاسم قشیری متوفی ۴۵۶ھ، مطبوعہ ۱۹۶۴ء

صفحہ ۷۶ - تحقیق: ڈاکٹر ابو محمد حسن

امام ابوالقاسم قشیری اپنے زمانے کے مسلم اقبالیوں اور صوفی تھے، ان کا رسالہ قشیریہ تصوف میں ایک مشہور کتاب ہے۔

ان کے تین نایاب عربی رسالے استنبول کے کتب خانوں سے دستیاب ہوئے۔ ان کے نام یہ ہیں -

۱۔ تسکات اہل السنۃ ۲۔ کتاب السماع ۳۔ ترتیب السلوک فی طریق اللہ - یہ رسالے تصوف

اور عقائد پر مشتمل ہیں۔ رسالہ تسکات اہل السنۃ اشاعرہ کی تائید میں ہے۔

اس میں بعض دیگر عقائد سے بھی بحث کی گئی ہے، رسالہ کتاب السماع میں سماع کی شرائط، آداب اقسام و جواز سے بحث ہے اور رسالہ ترتیب السلوک میں سلوک و منازل سلوک پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔
 ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب نے نہایت محنت و کاوش سے ان رسائل کا عربی متن ایڈٹ کیا۔ حواشی لکھے اور شروع میں ایک جامع مقدمہ سپرد قلم کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں نینوں رسالوں کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

کتاب النفس و الروح و شرح قواہم

امام فخر الدین رازی

تحقیق: ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی۔ مطبوعہ ۱۹۶۸ء، صفحات ۲۲۰

یہ کتاب امام رازی کی فلسفہ پر اہم تصانیف میں سے ہے۔ اس میں انہوں نے علم اخلاق پر فلسفہ اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں مفصل بحث کی ہے۔ اس کتاب کا عربی متن پوریا ناند (آکسفورڈ) کے واحد مخطوط سے نقل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر معصومی صاحب نے نہایت محنت سے اس کو ایڈٹ کیا۔ اور حواشی لکھے۔ کتاب کے شروع میں مصنف اور کتاب کے بارے میں ایک مسودہ مقدمہ بھی ہے۔

اختلاف الفقہاء (جلد اول)

الرجز احمد بن محمد الطحاوی متوفی ۳۲۱ھ

مطبوعہ ۱۹۶۱ء، صفحات ۲۱۲، تحقیق: ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی

اس کتاب کے مخطوط کا واحد نسخہ دارالکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے، اس میں صحابہ، تابعین، محدثین اور فقہاء کے اقوال مختلف مسائل کے بارے میں درج ہیں۔ مختلف فقہی مسائل میں ائمہ اربعہ کا مسلک اور ان کے دلائل تفصیل سے دیے گئے ہیں۔ ائمہ اربعہ کے علاوہ بعض متقدمین فقہاء جیسے اوزاعی، سفیان ثوری اور ابن شبرمہ کے اقوال بھی اس کتاب میں ملتے ہیں۔ استدلال زیادہ تر مسائل میں خبیثت کی تائید میں ہے۔ آغاز کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے ایک مسودہ مقدمہ لکھا ہے۔

کتاب کا مخطوط مکمل دستیاب نہیں ہو سکا یہ مخطوط ناقص تھا۔ اور کتاب صرف سے شروع ہوتا ہے۔

کتاب معدن الجواهر تاریخ البصر والحجرات

الشیخ نعمان بن محمد بن العراق مطبوعہ ۱۹۲۳ء صفحات ۱۶۵

تحقیق ڈاکٹر محمد حمید اللہ

اس کتاب کا قدیم نسخہ ترکی کے ایک کتب خانہ میں موجود ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے نہایت عرق ریزی و محنت سے اس کو ایڈٹ کیا ہے۔ اس کتاب کے مصنف دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور عالم ہیں۔ اس میں انہوں نے بصرہ کی مفصل تاریخ لکھی ہے اور بصرہ شہر کی بنیاد، گورنر، مجتہدین، قاضی، قضا، صوفیاء، محدثین، صوفیاء، شعرا کے تفصیلی حالات بیان کئے ہیں۔ نیز بصرہ و کوفہ کے مناظر اور مناقب اس میں ہمیں ملتے ہیں۔ مصنف کتاب، اور اس کے قلمی نسخوں کے بارے میں آغاز کتاب میں ایک جامع مقدمہ بھی دیا گیا ہے۔

ان کتابوں کے علاوہ ادارہ کی بعض کتابیں زیر طبع ہیں۔ بعض طباعت کے بعد تجدید کے مراحل میں ہیں اور کافی تعداد میں مسودات پھیننے کے لئے تیار رکھے ہیں۔ ان کی تفصیلات آپ کو علیحدہ مقالے میں ملیں گی۔

